وقائع نگار خصوصی مقیم تھائی لینڈ

عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ؟

# تھائی لینڈ کی مُسلم اقلیّت

## حالات۔ واقعات اور فسادات

تھائی لینڈ کے اخبار ڈیلی نیوز نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ

۸ رمئی ۱۹۸۱ء کو تھائی لینڈ کی ملیشیا فوج نے تحریک آزادی کے جوانوں کا تعاقب کر کے ملائشیا کی سرحد سے پار گولیوں کا نشانہ بنایا۔ نیز یہ ایک اقدام ملائشیا کی حکومت کی اجازت سے ہوا ہے۔

ایک اسلامی اخبار جوموتو نے لکھا ہے کہ تھائی لینڈ کی افواج نے جو گن شپ ہیلی کاپٹر استعمال کیئے۔ ان پر کسی حکومت کا کوئی نشان نہ تھا۔ لہذا یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر کس ملک کے ہیں۔ تھائی لینڈ کے ہیں یا ملائشیا کے۔ ان ہیلی کاپٹروں نے نیچے پرواز کر کے گولیوں سے تحریک آزادی کے اڈوں اور مکانات کو گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ بعد میں یہ ہیلی کاپٹر تھائی لینڈ کی طرف چلے گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ جہاز تھائی لینڈ کے تھے۔ اور ملائشیا کی حکومت کی اجازت سے آئے تھے۔ اب مسلمانوں کے لیئے دونوں طرف سے خطرہ ہے۔ ایک طرف ملائشیا کی حکومت عدم تعاون کا ثبوت دے رہی ہے۔ اور دوسری طرف دشمن کی افواج کو اپنے ملک کے اندر تک تعاقب کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ تھائی لینڈ کی حکومت اسرائیل کے نقش قدم پہ چل رہی ہے۔ اور مسلمانوں کو اپنے علاقے سے نکل جانے پر مجبور کر رہی ہے۔

یاد رہے کہ جہ موتو اخوان المسلمون کا ہفت روزہ اخبار ہے جو بنکاک سے شائع ہوتا ہے۔

روزنامہ سیام ارکۃ ۲۸ رمئی ۱۹۸۱ء میں لکھتا ہے کہ

اسمبلی میں اس بات پر بحث ہوئی کہ طاقت کے استعمال سے گریز کرنا بہتر ہے بلکہ اس مسئلے کا سیاسی حل نکالنا چاہیئے مگر اکثریت طاقت استعمال کرنے کے حق میں تھی۔ مسلمان واک آؤٹ کر گئے۔ یہ مسلمان ضلع یلد کے باشندے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مگر اب حکومت نے یہاں کلب اور ہوٹل بنا دئے ہیں۔ اور ننگا ناچ کے کھیل تماشے منعقد کئے جاتے ہیں جو اسلامی معاشرہ کے خلاف ہے۔ لہذا تحریک آزادی کے کارکنوں نے رات کو حملہ کر کے ان ہوٹلوں، نائٹ کلبوں اور تماشا گاہوں کو نیست و نابود کر دیا۔

حکومت نے انتقام لینے کے لئے جہازوں سے دیہاتوں پر بمباری کر کے ہزاروں مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اِدھر آزادی کے متوالوں نے بھی دھمکی دی ہے کہ ہم شہید ہو جائیں گے مگر ان شیطانوں کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں گے۔

اسلامی پارٹی آف ملائشیا کے سربراہ جناب داتو عصری نے ایک دفعہ پھر تحریک آزادی آف پٹانی سے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

حلقہ پٹانی سے منتخب ممبر جناب احمد اور امین نے اسمبلی میں مسلمانوں سے متعلق سیاسی حل نکالنے کے لئے متعدد تجاویز پیش کیں مگر اکثریتی ووٹوں نے انہیں مسترد کر دیا۔ تحریک آزادی میں اخوان المسلمون آف تھائی لینڈ پیش پیش ہے انہوں نے شہادت پانے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

**جنوبی تھائی لینڈ سے مسلمانوں کی ہجرت** عرصہ دراز سے مسلمانوں پر ظلم و استبداد ہو رہا ہے۔ اور مسلمان بحیثیت ایک مظلوم قوم ان تمام مظالم کو برداشت کر رہے ہیں۔ حکومت مسلمانوں کو مجرم ٹھہرا کر ان کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ اور کہیں مسلمانوں کے معروف لیڈروں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ان تمام مصائب اور مظالم سے مسلمانان تھائی لینڈ تنگ آ کر ظالم اور دشمن قوم کے خلاف خفیہ اور ظاہری اقدامات شروع کئے۔ ان اقدامات میں ان کا ایک قدم یہ بھی ہے کہ انہوں نے ہجرت شروع کر دی۔ یہاں کے اخبارات کے مطابق مہاجرین کی تعداد ہزاروں سے تجاوز کر چکی ہے۔

**فوجی طاقت کا استعمال** حکومت تھائی لینڈ فوج اور پولیس استعمال کر رہی ہے۔ مگر جتنا فوجی دباؤ بڑھ رہا ہے اتنی ہی مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ حال ہی میں تحصیل ہاڈجائے ضلع سنگ خلہ میں پولیس کی ٹینگ کے دوران نامعلوم افراد کی طرف سے ایک خط ملا جس میں تحریر تھا کہ تحریک آزادی کے خلاف اگر طاقت استعمال کی گئی تو نتائج خطرناک ثابت ہوں گے۔ اور اس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

**ملائشیا اور تھائی لینڈ کے حالیہ مذاکرات** گذشتہ مئی میں دونوں ممالک میں سرحدی مذاکرات ہوئے۔ ملائشیا کی حکومت نے کہا ہے کہ مہاجرین کی امداد نہیں کریں گے۔ مگر تارکین وطن کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ اور سابق وزیر داتو عصری تارکین وطن کی حمایت کرتے ہیں۔

**ڈاکوؤں کی وارداتیں** بنکاک کے جنوب کی طرف سڑک پر رات کے وقت بہت لوٹ مار ہوتی ہے جس سے پورے تھائی لینڈ کا نقشہ بدل گیا ہے۔ اور یہاں کے مسلمانوں کی حالت انتہائی قابل رحم ہے۔ اور غلامی کی بدترین زندگی گذار رہے ہیں۔

تحریک آزادی تھائی کی تنظیم کا نام پی۔ ایل۔ او ہے۔ اس تنظیم نے حکومت کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ چھپن ہزار فوجی تنظیم کو دبانے کے لئے رات دن گولیاں برسا رہی ہے۔ اسی طرح پولیس کے تین ہزار سپاہی تحریک آزادی کے کارکنوں کو کچلنے کے لئے سرگرم عمل ہے۔

روزنامہ تھائی رتھ لکھتا ہے کہ طاقت کے ذریعہ کبھی امن قائم نہیں ہوسکتا۔

سائے بوری کے مقام پر پولیس اور مسلمانوں کے درمیان سخت لڑائی ہوئی جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس معرکہ میں پولیس کے آٹھ افسران اعلیٰ ہلاک اور متعدد سپاہی زخمی ہوئے۔ پولیس کی امداد کے لئے فوجی دستے طلب کئے گئے۔ مگر مجاہدین پہاڑی علاقہ میں روپوش ہوگئے۔

اسی طرح ۴ رجون کو بھی پولیس اور مسلمانوں کے درمیان تصادم ہوا۔ مسلمانوں نے رات کے وقت پولیس کی ایک چوکی پر حملہ کیا اور چار پولیس والوں کو قتل کیا۔ اور ساتھ ہی ریلوے کے ایک گودام میں موجود دو چوکیداروں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

۷ مئی کو وزیراعظم جنرل پریم کے دورے کا اعلان ہوا۔ اور اچانک جنوبی تھائی لینڈ خصوصاً فتانی چلا گیا۔ سوائے چند ائمہ مساجد کے وزیراعظم کو کوئی نہ ملا جس سے وزیراعظم کی کافی حوصلہ شکنی ہوئی۔ واپسی پر اس نے جنوبی تھائی لینڈ میں اور سخت اقدامات کرنے کا حکم دیا۔

ضلع سراتھانی میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی پر دستی بم پھینکا۔ جس سے ۷ فوجی ہلاک اور بیس زخمی ہوئے۔ فوجی گاڑی بھی راکھ کا ڈھیر بن گئی۔

پولیس کے اکثر سپاہی جنوبی تھائی لینڈ میں جانے سے گریز کرتے ہیں۔ اور موقع ملنے پر فرار ہونے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ایک اخباری بیان کے مطابق پندرہ ہزار مسلمان باشندے سرحد پار کرکے ملائشیا چلے گئے۔ اور زمینداروں نے اپنی پیداوار بنکاک کی منڈیوں میں بھیجنے سے روک رکھی ہے۔ بلکہ زمیندار اپنا مال چوری چھپے ملائشیا سمگل کردیتے ہیں اور بنکاک کی منڈیوں میں ناریل۔ کافی اور پان سپاری کی قلت ہوگئی ہے۔

<u>شمالی تھائی لینڈ</u> برما کی سرحد کے قریب ضلع چینگرائی میں بھی کمیونسٹوں سے محاذ آرائی کی خبریں شائع ہو رہی ہیں۔ ویسے تو متعدد بار فوج اور کمیونسٹوں کا آمنا سامنا ہوچکا ہے۔ مگر ۷ مئی کے مقابلے میں ۱۲ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ فوج اپنی لاشیں سنبھالنے میں ناکام رہی۔ اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے میں دشواری پیش آئی۔ ہیلی کاپٹروں پر کمیونسٹ گولیاں برساتے تھے۔ جس سے متعدد فوجی زخمی ہوئے۔ اس معرکہ کو T.V پر بھی دکھایا گیا۔ اس ضلع میں تیس ہزار چینی مسلمان ہیں۔ ضلع کے صدر مقام میں ایک عالیشان مسجد بھی ہے۔ اس مسجد کے امام جو پاکستانی تھے پندرہ سال تک امامت کے فرائض انجام دئے۔ ان کا گذشتہ سال انتقال ہوگیا ہے۔

• ضلع پتھوری میں بھی کافی وارداتیں ہوچکی ہیں۔ جس سے متعدد پولیس کے جوان ہلاک ہوئے۔ یہ محاذ آرائی کافی دنوں تک جاری رہی۔ پولیس کے ظلم و تشدد سے عوام تنگ آچکے ہیں۔ اور یہ معرکہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مترادف ہے۔ لوگوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر ظلم و تشدد بند نہ ہوا تو اس معرکہ کو ابتدائی معرکہ سمجھئے۔ پورے ملک میں پولیس

کا وقار ختم ہو چکا ہے۔

۱۶ جون کو تھائی لینڈ کے مسائل کے بارے میں فوری طور پر اسمبلی کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں حزب اختلاف کی طرف سے متعدد تجاویز پیش کی گئیں۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ افہام و تفہیم پر فیصلہ کیا جائے۔ مگر وزیر اعظم نے مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز الفاظ استعمال کئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مسلمانوں کو دبانے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے۔

رام کمہنگ جو بنکاک میں مشہور یونیورسٹی ہے جس میں ۱۲ فیصد مسلمان طلبا ہیں جنہوں نے ایک تنظیم بنام "طلبا جنوبی تھائی لینڈ" بنائی ہے۔ اس تنظیم نے "التقویٰ" نامی ایک ہفت روزہ رسالہ بھی شائع کیا ہے۔ اس میں کافی تجربہ کار احباب حصہ لے رہے ہیں۔

<u>تھائی لینڈ میں مسلمانوں کی نسل کشی</u> | گذشتہ کئی ہفتوں سے جنوبی تھائی لینڈ کے اضلاع یلا۔ ناداتی واٹ ستون۔ پٹانی بالخصوص سُدااتانی۔ نخون سیتمرات۔ پترونگ۔ سنگ خلا میں بالعموم مسلم کش مہم چلائی جا رہی ہے ان میں سینکڑوں خاندان متاع زندگی سے محروم کئے گئے ہیں۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ جو بچے کھچے مسلمان ہیں ان کو ملک سے نکالنے پر مجبور کئے جاتے ہیں۔ راہزنی۔ ڈاکہ زنی کی واردات ملک کے غیر مسلم عوام کرتے ہیں۔ مگر اس کا الزام مسلمانوں پر لگایا جاتا ہے۔ اور لٹیروں کے نام سے پکارتے ہیں۔

گذشتہ ہفتہ تحریک آزادی کے کارکنوں نے اخبارات میں خطوط بھیجے کہ ہم مسلمان نہ ڈاکو ہیں نہ لٹیرے۔ بلکہ انصاف چاہتے ہیں۔ ان تمام جرائم کی ذمہ دار فوج اور پولیس ہے۔ اور اس غیر قانونی طریقوں کی آڑ میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور ملک سے باہر نکالنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

تھائی لینڈ کی نام نہاد مذہبی آزادی دینے والی نام نہاد حکومت میں مسلم کش فسادات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے اس میں ہزاروں بے گناہ مسلمان لقمۂ اجل بن چکے ہیں۔ ان کی املاک تباہ کر دی گئی۔ اور انہیں مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

تحصیل سائبوری ضلع فتانی میں واضح ہو چکا ہے۔ تھائی لینڈ کے تمام مسلمان اسلامی کانفرنس سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آکر خود ان تمام واقعات کا جائزہ لیں۔ اور ان واقعات کا سختی سے نوٹس لیں۔ اور اپنا اثر رسوخ استعمال کر کے اس قتل اور غارت گری کو ختم کیا جائے۔

تمام اسلامی ممالک کو چاہیے کہ تھائی لینڈ کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کریں۔ یا سفارتی سطح پر ان پر دباؤ ڈالیں۔ ان اقدامات سے مسلمانوں کا وقار بڑھے گا اور مسلمانان تھائی لینڈ کو انصاف مل جائے گا۔

کیا آج تک تھائی لینڈ کے مسلمانوں کے قتل عام سے اسلامی ممالک بے خبر ہیں؟ مگر آج حجاج بن یوسف کہاں ہے جس نے چند مسلمانوں پر ظلم کی وجہ سے پورے سندھ پر اسلامی جھنڈا لہرایا تھا۔ اور آج تو سینکڑوں مسلمانوں کا

قتل وغارت تو درکنار لاکھوں مسلمانوں کے قتل وغارت سے بھی مسلمانوں کو احساس نہیں ہوتا۔ ہمسایہ ملک انڈیا میں مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کرنا روزمرہ کا معمول ہے۔ اور دوسری طرف اسلامی دنیا کے اتحاد واتفاق کے بڑے بڑے اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ مگر اس طرف کسی کا خیال نہیں کہ اپنی خوشیوں میں بھارتی، تھائی لینڈ اور فلپائن کے مسلمانوں کو بھی شریک کریں۔ فلپائن میں بھی لاکھوں مسلمان شہید ہوگئے لیکن تیل کی دولت سے مالامال اسلامی ممالک اپنے بستروں میں آرام اور غفلت کی میٹھی نیند سو رہے ہیں۔

تھائی لینڈ میں علماء کرام کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ حکومت کی حمایت میں تقریر کریں۔ اور ان تقاریر کو نشر کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے دلائل قرآن وحدیث سے دیئے جاتے ہیں۔ اگر علماء کرام ایسا نہ کریں تو راتوں رات ان کی موت کے خفیہ آرڈر جاری ہوتے ہیں۔ کئی عالم دین ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔

مسلمانوں کی آبادیوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے مبلغ کمزور مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ وہ بین الاقوامی ادارہ جو حقوق انسانی کا علمبردار ہے۔ وہ صرف اسلام دشمن عناصر کے اعانت کے لئے قائم کیا گیا ہے یا تمام انسانوں کے لئے۔ اگر تمام انسانوں کے لئے ہے تو ہم اس ادارہ سے الحق کی وساطت سے پوچھتے ہیں۔ کہ انہوں نے تھائی لینڈ، فلپائن اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔ کیا ان ممالک میں مسلمانوں پر جو قیامت برپا ہے بین الاقوامی ادارہ حقوق انسانی کا ان سے بے خبر ہے۔

ایک معتبر ذرائع سے معلوم ہے کہ تھائی لینڈ میں قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور تفسیر کرنا منع ہے۔ جہاد اور اسلامی ریاست کے بارے میں مواد شائع کرنا بھی ممنوع ہے۔

کمیونسٹوں کی طرف سے بھی دباؤ بڑھ رہا ہے۔ بنکاک میں روزانہ بموں کے دھماکے ہو رہے ہیں۔ تا حال اس کی ذمہ داری کسی نے قبول نہیں کی۔ تھائی لینڈ کے مسلمان اسلامی ممالک سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کی اخلاقی اور مادی حمایت کی جائے اور بین الاقوامی سطح پر ان کا مسئلہ اٹھایا جائے۔ دنیا کے کونے کونے میں ہماری فریاد پہنچائی جائے۔

روزنامہ ڈیلی ٹائم میں ایک خبر شائع ہوئی کہ جنوبی تھائی لینڈ میں ایک اہم شخصیت کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

عرصہ دراز سے تبلیغی جماعت کے وفود یہاں آتے ہیں ان کی تبلیغ سے بحر الدین یوسف پر کافی اثر ہوا۔ اور تبلیغی جماعت کے ساتھ اس نے ملک بھر میں تبلیغی گشت کی جو چند ہی سالوں میں ایک محبوب شخصیت بن کر ابھرا۔ مگر دشمن اس کی تاک میں لگے رہے۔ ایک دن اپنے گاؤں کے گرد ونواح میں گشت کر رہے تھے کہ دو آدمی فوجی لباس میں نمودار ہوئے اور بحر الدین یوسف پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ ایک گولی پیشانی میں اور پانچ سینے میں پیوست ہوگئیں۔ مسلمانوں کے اس خادم نے جام شہادت نوش کیا۔ اور قاتل بھاگ جانے میں کامیاب ہوگئے۔